

فضائل قرآن



شیخ التفسیر والحدیث مفتی ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ



مدنی مدرسہ ضیاء القرآن

[illegible]

فضائلِ قرآن

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت ،فیض ملت ،مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

امابعد! عزیزم الحاج محمد بشیر احمد اُویسی قادری زید مجدہ نے محترم الحاج محمد انیس قادری صاحب زید مجدہ کا پیغام پہنچایا کہ فضائل رمضان المبارک میں ایک رسالہ مرتب کر کے روانہ کیجئے تا کہ اُسے ستائیسویں شب رمضان کے موقعہ پر تقسیم کیا جائے۔فقیر نے چند لمحات اس رسالہ میں صرف کر کے خدمت اہل اسلام کا شرف پایا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احادیث مبارکہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب کہ فتنے برپا ہوں گے۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اُن فتنوں سے نکلنے کا کیا ذریعہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کتاب اللہ'' کیونکہ اس میں تم سے قبل کے حالات اور تم سے بعد کی خبریں اور تمہارے مابین معاملات (موجودہ اُمور) کا حکم ہے اور وہ فضل (قول فیصل) ہے کہ کوئی ہزل (یعنی ظرافت ،ہنسی مذاق) نہیں جو جبار شخص اسے چھوڑ دے گا اللہ پاک اُس کو ختم کر دے گا اور جو شخص قرآن کے سوا کسی اور کتاب میں ہدایت کو تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو گمراہ کر دے گا۔قرآن ہی ایسی چیز ہے کہ اس کو نفسانی خواہشات لغزش میں نہیں لاسکتیں زبانیں اس کے ساتھ ملتبس نہیں ہوسکتیں۔علماء اس کے علم سے مستغنی نہیں ہوتے اور وہ باوجود کثرت سے تلاوت کرنے ،بار بار پڑھے جانے کے باوجود پرانا نہیں ہوتا اور اس کے عجائبات ختم ہونے میں نہیں آتے۔اس کے مطابق کہنے والا سچا اور اس پر عمل کرنے والا مستحق اجر ہوتا ہے اور اس کے موافق حکم دینے والا عادل ہوتا اور اس کی جانب دعوت دینے والا راہ راست کی طرف ہدایت پاتا ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ پاک کے نزدیک آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن دونوں میں ہے ان سب سے قرآن ہی زیادہ محبوب ہے۔

(۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مسلمان لیٹتے ہوئے کتاب اللہ کی کوئی سورۃ پڑھ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر ایک فرشتہ کو محافظ مقرر کر دیتا ہے وہ فرشتہ کسی اذیت دینے والی چیز کو اُس کے پاس نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ جب تک وہ مسلمان بیدار ہوتا ہے اُس وقت وہ فرشتہ بھی اپنی خدمت سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ (دارمی)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس شخص نے قرآن کو پڑھا تو بے شک اس کے دونوں پہلوؤں کے مابین نبوت کا استدراج ہوگیا مگر فرق یہ ہے کہ اُس پر وحی نہیں بھیجی جاتی۔ صاحب القرآن کو یہ بات شایان شان نہیں کہ وہ جد کرے اور جہالت کرنے والے کے ساتھ جہالت کرے حالانکہ اُس کا سینہ قرآن سے منور ہو۔ (حاکم)

(۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اُس میں خیر و برکت کی کثرت ہوتی ہے اور جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اُس کی خیر و برکت گھٹ جاتی ہے۔ (بزار)

(۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی گئی ہے کہ تین اشخاص کو سخت خوف (قیامت کے ہنگامہ) کا کچھ ڈر نہ ہوگا اور نہ اُس سے حساب پوچھا جائے گا بلکہ وہ مخلوق کا حساب ہونے سے فراغت کے وقت تک ایک مشک کے ٹیلہ پر کھڑے رہیں گے۔ منجملہ اُن کے ایک وہ شخص جس نے محض خدا کے واسطے قرآن پڑھا ہے اور اس قرأت کی حالت میں ایسی قوم کی امامت کی ہے جو کہ اُس سے راضی ہے (تا آخر حدیث) (ترمذی وغیرہ)

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کریم ایسی تونگری ہے کہ اس کے بعد ہوتا ہی نہیں اور نہ اس کے برابر کوئی اور تونگری ہے۔ (طبرانی)

امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اگر قرآن کسی کھال میں ہو تو آگ اُس کھال کو نہیں جلا سکتی۔

فائدہ: یہاں کھال سے مومن کا قلب اور اس کا باطن مراد ہے جس میں اس نے قرآن کو بھر لیا ہو۔ ایک اور عالم کا قول ہے کہ جس شخص نے قرآن کو جمع کیا اور پھر بھی دوزخ میں گیا تو وہ خنزیر سے بھی بدتر ہے۔ ابن الانباری نے کہا ہے کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ آگ اس کو باطل نہ کرے گی اور اور نہ اس کو ان کانوں سے محروم کرے گی جنہوں نے قرآن کو اپنے اندر بھر لیا ہے اور نہ ان حافظوں اور ذہنوں سے محروم کر سکے گی جنہوں نے قرآن کو حاصل کیا ہے جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں

ہے ''میں نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے جس کو پانی دھو نہ سکے گا'' یعنی اس کو باطل نہ کر سکے گا اور اس کو اُس کے پاکیزہ ظروف اور مواضع سے الگ نہ کر سکے گا کیونکہ گو بظاہر پانی قرآن کو دھو بھی ڈالے تاہم وہ یہ قوت ہرگز نہیں رکھتا کہ دلوں کے صفحات سے قرآن کا نقش زائل کر سکے۔

(۸) طبرانی نے عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اگر قرآن کسی کھال میں جمع کر دیا جائے تو آگ اُس کو جلا نہ سکے گی۔

یہی راوی روایت کرتے ہیں کہ اگر قرآن کسی کھال میں ہو تو اس کو آگ نہ چھوئے گی۔

(۹) طبرانی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے قرآن کو اس طرح پڑھا کہ وہ رات دن اُسے پڑھتا رہتا ہے اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گوشت اور خون کو آگ پر حرام کر دے گا (یعنی آگ اسے جلا نہ سکے گی) اور اس شخص کو بزرگ اور نیک لکھنے والوں ''السفرۃ الکرام البررۃ'' کے ہمراہ رکھے گا یہاں تک کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو اُس دن قرآن اس کے لئے حجت ہوگا۔

(۱۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ قرآن شافع، مشفع اور ماجد مصدق ہے۔ جس شخص نے اسے اپنے آگے رکھا یہ اُس کو جنت کی طرف لے جائے گا۔ جس نے اس کو پس پشت ڈالا یہ اُس کو دوزخ کی طرف دھکیل دے گا۔

(۱۱) طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قرآن کے حاملین اہل جنت کے (مشہور و معروف لوگ) ہوں گے۔

(۱۲) نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل قرآن ہی اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

مسلم وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جس وقت وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو اس وقت وہ تین بڑی بڑی اور موٹی تازی حاملہ اُونٹنیاں لائے؟ ہم لوگوں نے عرض کی ''بے شک'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آیتیں ہیں ان کو تم میں سے کوئی شخص نماز میں پڑھے تو وہ اس کے لئے تین حاملہ اُونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(۱۳) مسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ بہترین گفتگو کتاب اللہ ہے۔

احمد نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے قرآن کو خدا تعالیٰ کے لئے پڑھا وہ

صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھ دیا گیا اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔

(۱۴) طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو قرآن کی تعلیم دے گا اس کو قیامت کے دن ایک جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

(۱۵) ابو داؤد، احمد اور حاکم نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے قرآن کو پڑھا اور اُس کو پورا یاد کیا اور اُس پر عمل بھی کیا تو اُس کے باپ کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا میں آئے ہوئے آفتاب کی روشنی سے بہتر ہوگی تو پھر تمہارا خود اپنا اس شخص کی نسبت کیا ہے جو کہ اس پر عمل کرے۔

(۱۶) ترمذی، ابنِ ماجہ اور احمد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے قرآن کو پڑھا اور اُسے ازبر کر لیا اور اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام مانا اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے گھر والوں میں سے دس ایسے آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن کو دوزخ ہو گئی ہوگی۔

(۱۷) طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھ لی ہے وہ آیت قیامت کے دن خندہ پیشانی سے اس کا استقبال کرے گی۔

(۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قرآن کا ماہر بزرگ اور نیک کاتبوں "السفرۃ الکرام البررۃ" کے ہمراہ ہوگا اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور اُس میں لڑکھڑاتا ہے حالانکہ وہ اُس پر گراں ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۱۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے قرآن کو جمع کیا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا چاہے وہ جلد تر دنیا ہی میں اس کی دعا کا اثر ظاہر کر دے اور چاہے اسے آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ رکھے۔ (طبرانی)

(۲۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مومن قرآن پڑھتا ہے اُس کی مثال اترج (لیموں) کی طرح ہے جس کا مزہ بھی اچھا ہے اور خوشبو بھی پاکیزہ اور اُس مومن کی مثال جو کہ قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے کہ اُس کا مزہ خوش گوار ہے لیکن اُس میں کوئی خوشبو نہیں ہے اور اس فاجر کی مثال جو کہ قرآن پڑھتا ہے۔ ریحان کی طرح ہے کہ اس کی بو عمدہ ہے مگر مزہ تلخ اور اور قرآن نہ پڑھنے والے فاجر کی مثال اندرائن کے پھل کی طرح ہے جس کا مزہ بھی تلخ ہے اور کوئی خوشبو بھی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۲۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے اچھا (اور ایک روایت میں تم سے افضل کے لفظ آئے ہیں) وہ شخص ہے جو کہ قرآن کو سیکھے اور اُسے دوسروں کو سکھائے۔ بیہقی نے "الاسماء" میں اس پر اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ "اور قرآن کی بزرگی

تمام کاموں پر ایسی ہے جیسی کہ خدا کی فضیلت اس کی تمام مخلوقات پر ہے۔'' (بخاری و مسلم)

(۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک وہ شخص جس کے پیٹ میں قرآن کا کچھ حصہ نہیں ہے وہ اس گھر کی طرح ہے جو ویران ہو۔ (ترمذی وغیرہ)

(۲۳) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک یہ بات کہ تو صبح کو قرآن کی ایک آیت سیکھے تیرے لئے نماز کی ایک سو رکعت ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

(۲۴) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے کتاب اللہ کو سیکھا اور پھر جو کچھ اُس میں ہے اُس کی پیروی کی تو اللہ تعالیٰ اسے قرآن کے وسیلہ سے گمراہی سے بچا کر ہدایت دیگا اور قیامت کے دن اُس کو حساب میں تکلیف سے محفوظ رکھے گا۔ (طبرانی)

(۲۵) حضرت ابی شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ قرآن ایک ایسی رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں اس لئے چاہیے کہ تم اُسے مضبوط تھام لو کیونکہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ اور ہلاک نہ ہو گے۔ (ابن ابی شیبہ)

(۲۶) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن سایہ خدا کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا اُس دن حاملین قرآن عرشِ الٰہی کے سایہ تلے کھڑے ہوں گے۔ (دیلمی)

(۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن صاحب قرآن میدانِ حشر میں آئے گا تو قرآن کہے گا یارب! اس کو لباس سے آراستہ فرمادیجئے چنانچہ اُس کو بزرگی کا تاج پہنایا جائے گا پھر قرآن کہے گا یارب! تو اس کو اور زیادہ مرتبہ دے اور اس سے راضی ہو جا۔ اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو جائے گا اور اُس سے فرمائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور ہر آیت کے عوض اس کی ایک نیکی بڑھائے گا۔

فائدہ: اسی راوی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ روزہ اور قرآن یہ دونوں بندہ کی شفاعت کریں گے۔

فائدہ: اسی راوی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے سامنے اس سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہ لے جاؤ گے جو کہ اسی سے نکلی ہو اور اس سے مراد قرآن ہے۔

فضائل بعض سورتوں کے

بعض احباب بعض سورتوں کے پڑھنے کے شوقین ہوتے ہیں ان کے لئے مندرجہ ذیل مضمون حاضر ہے۔

فضائل سورۃ فاتحہ

(۱) ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ تورات، انجیل یا کسی اور کتاب میں "اُم القرآن" کا مثل نہیں نازل فرمایا اور یہی سورت سبع المثانی ہے۔ (ترمذی، نسائی وغیرہ)

(۲) حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن میں سب سے بہترین سورت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پارہ ۱، سورۃ الفاتحہ) ہے۔ (احمد)

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" افضل القرآن ہے۔

بخاری نے ابوسعید بن المعلی سے روایت کی ہے کہ قرآن میں سب سے زیادہ عظمت والی سورت "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" ہے۔

عبداللہ نے اپنی مسند میں ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ "فاتحہ الکتاب" قرآن کے دوثلث حصوں کے مساوی اور ہم پلہ ہے۔

فضائل سورۃ البقرہ آل عمران

(۱) ابوعبید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس وقت کسی گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اور شیطان اس کو سن پاتا ہے تو وہ فوراً اس گھر میں سے نکل بھاگتا ہے۔

(۲) مسلم اور ترمذی نے النواس بن سمعان سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن قرآن اور اُن اہلِ قرآن کو جو اس پر عمل کیا کرتے تھے اس شان سے لایا جائے گا کہ سورۃ البقرہ اور آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں ایسی دی ہیں جنہیں میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ آپ نے فرمایا گویا کہ یہ دونوں سورتیں دو سیاہ رنگ کی بدلیاں ہیں یا دو پردے یا دو سائے ہیں کہ ان کے درمیان ایک شرف (بلند مقام) ہے یا گویا کہ یہ دونوں سورتیں دو صف باندھ کر اڑنے والی چڑیوں کی قطاریں ہیں جو اپنے صاحب (رفیق) کے لئے دلیل پیش کرتی اور اس کی طرف سے لڑتی ہیں۔

(۳) احمد نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سورۃ البقرہ کو سیکھو اس لئے کہ اس کا سیکھنا اور پڑھنا برکت ہے اور اسے چھوڑ دینا حسرت ہے اور کاہل لوگ اس کو نہیں سیکھ سکتے۔ تم لوگ سورۃ البقرہ اور آل عمران کو ضرور

سیکھو کیونکہ یہ دونوں ''زہراوان'' (چمکتی ہوئی روشنیاں) ہیں اور قیامت کے دن یہ اپنے صاحب پر اس طرح سایہ افگن ہوں گی کہ گویا وہ دو ہلکی بدلیاں ہیں یا دو غیابتیں (پردے) اور یا دو قطاریں صف باندھ کر اُڑنے والی چڑیوں کی ہیں۔

(۴) ابنِ حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہر ایک شے کا ایک ''سنام اُبھار چوٹی اور بلند مقام ہوا کرتا ہے اور قرآن کا سنام سورۃ البقرہ ہے۔ جو شخص اسے دن کے وقت اپنے گھر میں پڑھے گا تو تین راتیں شیطان اُس کے گھر میں نہ آئے گا۔

بیہقی نے الشعب میں الصلصال کے طریق سے روایت کی ہے کہ جو شخص سورۃ البقرہ پڑھے گا اُس کو جنت میں ایک تاج پہنایا جائے گا۔

ابو عبید نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی ہے کہ جو شخص ایک رات میں سورۃ البقرہ اور آل عمران کو پڑھے گا وہ قانتین کے زمرہ میں لکھ دیا جائے گا۔

بیہقی نے مکحول سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ آل عمران پڑھے گا فرشتے اُس کے لئے رات کے وقت تک دعائے رحمت کرتے رہیں گے۔

آیت الکرسی کی فضیلت

(۱) مسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑھ کر معظم آیت الکرسی ہے۔

(۲) ترمذی اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہر چیز کا ایک سنام (کنگورہ و اُبھار) ہوا کرتا ہے اور قرآن کا سنام سورۃ البقرہ ہے اور اس سورت میں ایک آیت تمام آیات قرآنی کی سردار ہے وہ آیۃ الکرسی ہے۔

(۳) حارث بن ابی اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرسل طور پر حسن سے روایت کی ہے کہ افضل القرآن سورۃ البقرۃ ہے اور اس میں سب سے بڑھ کر معظم آیت الکرسی ہے۔

(۴) ابنِ حبان اور نسائی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھے تو اس کو دخولِ جنت سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے موت کے۔

(۵) احمد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیت الکرسی قرآن کا ایک چوتھائی ہے (یعنی ثواب میں ربع قرآن کے برابر ہے)

سورۃ البقرہ کے خاتمہ کی آیات

(۱) صحاح ستہ میں ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ایک رات میں سورۃ البقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھ لے بس وہی آیتیں اُس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

(۲) حاکم نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی تھی اسی کتاب میں سے اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں نازل فرما کر سورۃ البقرۃ کو ان ہی کے ساتھ ختم فرمایا ہے۔ جس گھر میں وہ دونوں آیتیں پڑھی جائیں گی شیطان تین دن تک اُس گھر کے قریب نہ جائے گا۔

خاتمہ آل عمران

(۱) بیہقی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص کسی رات میں سورہ آل عمران کا آخر پڑھے گا اُس کے حق میں تمام رات قیام کرنے کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

سورۃ الانعام کی فضیلت

(۱) دارمی وغیرہ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی ہے کہ سورۃ الانعام قرآن کی بہت عمدہ اور افضل سورتوں میں سے ہے۔

(۲) احمد اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے سبع الطول [۱] کو حاصل کر لیا وہی حبر (زبردست عالم) ہے۔

سورہ ہود

طبرانی نے الاوسط میں ایک ضعیف سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہود، یٰسین، الدخان اور عم یتساءلون کی سورتیں کوئی منافق ہی ہوگا جو یاد نہ کرے گا۔

سورۃ الاسراء کے اخیر حصہ کے فضائل

احمد نے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ **قولہ تعالیٰ "وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ** (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۱۱۱)

﴿**ترجمہ**: اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔﴾" تا آخر سورۃ یہ آیت العز ہے (یعنی عزت کی آیت ہے)

[۱] سبع الطوال یعنی سات لمبی سورتیں یہ کہلاتی ہیں۔ البقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، الانعام، اعراف اور توبہ۔ ۱۲

سورۃ الکھف کے فضائل

(۱) حاکم نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے بروز جمعہ سورۃ الکھف پڑھی اُس کو اس قدر نور عطا کیا جائے گا جو جمعہ اور اس کے بعد آنے والے جمعہ کے مابین زمانہ کو تاباں رکھے گا۔

(۲) مسلم نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے سورۃ الکھف کی اول سے دس آیتیں حفظ کر لی ہوں وہ دجال کے فتنہ سے پناہ میں ہو گیا۔

(۳) احمد نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جس شخص نے سورۃ الکھف کے اول اور آخر کی قرأت کی تو یہ اُس کے لئے سرتا بہ قدم ایک نور بن جائے گی اور جس شخص نے یہ پوری سورۃ پڑھی اُس کے حق میں یہ آسمان سے زمین تک موجب نور ہوگی۔

(۴) بزاز نے عمرو سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے کسی رات کو "فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا" (پارہ ۱۶، سورۃ الکھف، ایت ۱۱۰)

﴿**ترجمہ**: تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔﴾

(الایہ) پڑھ لی تو اس کو اتنا نور ملے گا کہ مدن سے مکہ تک ہوگا اور اس نور میں فرشتے بھرے ہوں گے۔

سورۃ الم سجدۃ کے فضائل

(۱) ابوعبید نے المسیب بن رافع سے مرسلاً روایت کی ہے کہ سورہ الم السجدۃ قیامت میں اس شان سے آئے گی کہ اُس کے دو بازو ہوں گے جن سے یہ اپنے صاحب پر سایہ کئے ہوگی اور کہتی ہوگی "لا سبيل عليك لا سبيل عليك"

(۲) ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا سورۃ تنزیل السجدۃ اور سورۃ تبارک الملک کو قرآن کی دیگر سورتوں پر ساٹھ درجہ کی فضیلت حاصل ہے۔

سورہ یٰسین کے فضائل

(۱) ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان وغیرہ نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہ یٰسین قرآن کا قلب ہے جو شخص بھی اس کو اللہ تعالیٰ سے ثواب اور دارِ آخرت حاصل کرنے کی نیت سے پڑھے گا یہ اُس کی مغفرت کا باعث بن جائے گی۔ تم اس سورت کو اپنے مردوں پر ضرور پڑھو۔

(۲) ترمذی اور دارمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہر ایک چیز کا ایک قلب ہوتا ہے اور قرآن کا

قلب یٰسین ہے اور جو شخص یٰسین کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرأتِ قرآن کرنے کا ثواب لکھ دے گا۔

(۳) دارمی اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص محض رضائے الٰہی کی طلب میں رات کے وقت یٰسین کو پڑھے گا اُس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر رات کو یٰسین کی قرأت پر مداومت کرے گا اور پھر وہ مرجائے گا تو شہید ہو کر مرے گا۔

فضائل حوامیم [1]

ابو عبید نے موقوفاً ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہر چیز کا ایک لباب (خلاصہ) ہوتا ہے اور قرآن کا لباب ''حوامیم'' ہیں۔

حاکم نے ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی ہے کہ ''حوامیم'' قرآن کی دیباج ہیں۔

فضائل سورۃ الدخان

ترمذی وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے رات میں سورۃ حم الدخان پڑھی وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اُس کے واسطے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہوں گے۔

فضائل مفصل [2]

فضائل مفصل کے بارے میں وارد شدہ حدیث ہے۔ دارمی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ہر چیز کا ایک لباب ہوتا ہے اور قرآن کا لباب مفصل ہے۔

فضائل سورۃ رحمٰن

بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے ہر شے کی ایک عروس (دلہن) ہوتی ہے اور قرآن کی عروس ''الرحمٰن'' ہے۔

فضائل المسبحات

احمد، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک شب کو

---

[1] حوامیم ان سورتوں کو کہتے ہیں جو ''حم'' یا ''حمعسق'' وغیرہ سے شروع ہوتی ہیں۔ ۱۲ مصح

[2] مفصل کی تعیین میں اختلاف ہے۔ بعض سورہ حجرات سے لے کر آخر قرآن تک کی منزل کو مفصل کہتے ہیں۔ بعض والصفات سے اخیر تک، بعض جاثیہ سے، بعض قتال (محمد) سے، بعض انا فتحنا سے، بعض ق سے بعض الصف سے بعض تبارک سے بعض سبح سے، بعض والضحیٰ سے اخیر تک کی منزل کو مفصل کہتے ہیں۔ ۱۲ اُویسی غفرلہٗ

سونے سے قبل ''مسبحات'' کی قرأت فرمایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ان سورتوں میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے اچھی ہے۔

ابنِ کثیر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ جس آیت کی طرف اس میں اشارہ ہوا ہے وہ **قولہ تعالیٰ** ''هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ'' (پارہ ۲۷، سورۃ الحدید، ایت ۳) ﴿**ترجمہ**: وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔﴾ ہے۔

ابن السنی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ہدایت فرمائی تھی کہ جب اپنی خوابگاہ میں آؤ تو سورۃ الحشر پڑھ لیا کرو اور فرمایا کہ اگر تم اس اثناء میں مرجاؤ گے تو شہید ہو کر مروگے۔

ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص صبح کے وقت تین آیتیں سورۃ الحشر کی آخر کی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کردے گا کہ وہ شام ہونے تک اس شخص کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور اگر وہ اس دن مر گیا تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کے وقت ان آیتوں کو پڑھ لے گا وہ بھی بہ منزلہ اسی شخص کے ہوگا۔

بیہقی نے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے کسی رات یا دن میں سورۃ الحشر کے خاتمہ کو پڑھ لیا وہ اسی دن یا رات کو مر گیا تو بے شک اللہ پاک نے اُس کے لئے جنت واجب کردی۔

فضائل سورۃ تبارک

حدیث کے آئمہ اربعہ اور ابنِ حبان اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ منجملہ قرآن کے ایک تیس آیتوں کی سورت ہے اس نے ایک شخص کی یہاں تک شفاعت کی کہ وہ بخش دیا گیا۔ وہ سورت یہ ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ (پارہ ۲۹، سورۃ الملک)

ترمذی نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہی سورت مانعہ [1] اور منجیہ ہے جو عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔

حاکم نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اس بات کو پسند کیا کہ ہر ایک مومن کے قلب میں تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ہو۔

نسائی نے ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر رات کو تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ پڑھتا

[1] مانعہ عذاب روکنے والی اور منجیہ عذاب سے نجات دلانے والی ۱۲ (مصح)

ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے اُس کو عذابِ قبر سے محفوظ کردیتا ہے۔

فضائل سورۃ الاعلی

ابوعبیدہ نے ابی تمیم سے روایت کی ہے اُس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسبحات'' میں افضل سورۃ کا نام بھول گیا ہوں اس پر ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کیا شاید وہ سبح اسم ربک الاعلیٰ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک یعنی یہی ہے۔

فضائل سورۃ البینہ

ابونعیم نے کتاب الصحابہ میں اسمعیل بن ابی حکیم المزنی الصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ''لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (پارہ ۳۰، سورۃ البینہ)'' کی قرأت کو سنتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے بندے کو بشارت دے دو قسم ہے مجھ کو اپنی عزت کی بے شک میں اس کو جنت میں مکین بناؤں گا اور ایسی قدرت دوں گا کہ وہ راضی ہوجائے گا۔

فضائل سورۃ الزلزال

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے سورۃ اِذَا زُلْزِلَت (پارہ ۳۰، سورۃ الزلزلہ) کو پڑھا یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوجائے گی۔

فضائل سورۃ العادیات

ابوجنید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت کی ہے کہ اِذَا زُلْزِلَت نصف قرآن کے برابر ہے اور الْعٰدِیٰتِ (پارہ ۳۰، سورۃ العادیات) بھی نصف قرآن کے برابر ہے۔

فضائل سورۃ التکاثر

حاکم نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ہر روز ایک ہزار آیتیں نہیں پڑھ سکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا تو پھر کون شخص یہ قوت رکھتا ہے کہ ایک ہزار آیتیں پڑھ سکے؟ فرمایا کیا تم میں سے کوئی الھٰکم التکاثر پڑھنے کی قوت نہیں رکھتا۔

فقط والسلام

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ